

ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

November 2025

صفحہ 2

سموکرز کہانیاں

صفحہ 3

سگریٹ نوشی کے خاتمے کا جامع فریم ورک: نگریہ

صفحہ 4

مالدےپ میں فوجیوں کی تباہ کن نوشی، پابندی مانگ
ای سگریٹ کے استعمال اور فروخت کو ریگولیٹ کرنے کا مل سپیٹ میں پیش

پاکستان کو تمباکو نوشی سے پاک کرنے کا عزم

ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ تمباکو نوشی چھوڑنے سے فوری طور پر فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں جن میں بہتر صحت، زندگی کی مدت میں اضافہ، اور سرطان و امراض قلب کے خطرے میں کمی شامل ہیں۔ مقررین نے بتایا کہ پاکستان میں تمباکو پر قابو پانے کے قوانین تو موجود ہیں مگر ان پر مؤثر عملدرآمد اور ترک تمباکو نوشی کی سہولیات کی فراہمی ایک بڑا چیلنج ہے جس کے باعث ہر سال صرف 3 فیصد سے بھی کم سگریٹ نوش کامیابی کے ساتھ اپنی اس عادت پر قابو پاتے ہیں۔

مقررین نے شرکا کو سگریٹ نوشی چھوڑنے کے لیے ٹوبیکو ہارم ریڈکشن (تمباکو کے نقصان میں کمی لانے کا تصور)، کوٹین ریہیلیمنٹ تھراپی (این آر ٹی)، ادویات اور تھراپی جیسی مؤثر شہکت عملیوں کے بارے میں بتایا اور انہیں اس دوران پیش آنے والی مشکلات سے نمٹنے کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا۔

انہوں نے شرکا کو وہ طریقے بھی سکھائے جن پر عمل کرنے سے ان کے بچے کسی دباؤ اور پریشانی یا دوستوں کے ساتھ صحبت میں سگریٹ نوشی شروع کرنے سے بچ سکتے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ تمباکو نوشی کے خاتمے میں معاشرے کے مختلف طبقوں کا کردار انتہائی اہم ہے۔ معاشرے کے ہر فرد کو گھروں اور عوامی مقامات کو سموک فری زون بنانے، بچوں کو سگریٹ نوشی کے نقصانات سے متعلق آگاہی دینے، نوجوانوں کے ساتھ گھر میں دوستانہ رویہ رکھنے اور بالغ سگریٹ نوش کو طبی مدد کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ حکومت کو سگریٹ نوشی کی ممانعت سے متعلق 2002 کے آرڈیننس پر عمل درآمد اور کم نقصان دہ متبادل مصنوعات سے استفادہ کرنے کے لیے قواعد و ضوابط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ تمباکو نوشی سے پاک پاکستان کا حصول ممکن بنایا جاسکے۔



اسلام آباد: آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) نے اپنی ممبر تنظیموں کے تعاون سے سندھ اور پنجاب کے دس اضلاع میں طلبہ، مقامی لوگوں اور سگریٹ، ویپ یا تمباکو کی دیگر مصنوعات استعمال کرنے والے افراد کے ساتھ تمباکو نوشی سے متعلق پندرہ آگہی میٹنگز کا اہتمام کیا تاکہ سگریٹ نوشوں کو اپنی یہ عادت ترک کرنے اور نوجوانوں کو اس لت کا شکار ہونے سے بچانے میں مدد فراہم کی جاسکے۔

یہ میٹنگز نومبر میں منعقد ہوئیں جن میں پانچ کمیونٹی، چار سموکرز اور چھ تعلیمی اداروں میں طلبہ کے ساتھ میٹنگز شامل ہیں۔ سرگودھا میں فیوچر ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن، ملتان میں سن کسٹلمنٹس اینڈ انٹرپرائزز

سرسبز، فیصل آباد میں معمار ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن، ڈیرہ غازی خان میں الایمان ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن بہاولپور اور لاہور میں ڈوفاؤنڈیشن نے تعلیمی اداروں میں میٹنگز کا اہتمام کیا۔ یہ میٹنگز لاہور کی یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان کی یونیورسٹی آف ایجوکیشن، فیصل آباد کی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل

آباد، ڈیرہ غازی خان کے ایک سرکاری جبکہ بہاولپور اور سرگودھا کے نجی کالجوں میں منعقد کی گئیں جن میں تقریباً ایک ہزار کے قریب طلبہ نے شرکت کی۔

دوسری جانب ڈوفاؤنڈیشن نے بہاولپور اور رورل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن نے جامشورو میں تمباکو نوشوں کے ساتھ ایک ایک جبکہ ڈیرہ غازی خان کی الایمان ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن نے دو میٹنگز کا انعقاد کیا۔ ہیومنٹیرین آرگنائزیشن فارسٹین اسیل ڈویلپمنٹ پاکستان نے حیدرآباد میں ایک کمیونٹی میٹنگ جبکہ مرکز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن (ویرو) نے کراچی ایسٹ اور چائلڈ اینڈ لیبر رائٹس ویلفیئر آرگنائزیشن نے کراچی ساؤتھ میں دو کمیونٹی میٹنگز منعقد کرنے کا اہتمام کیا۔ سموکرز اور کمیونٹی کے ساتھ ان میٹنگز میں تمباکو کی مختلف مصنوعات استعمال کرنے والے افراد، والدین، کسانوں، مزدوروں، وکلا، طلبہ، خواتین اور سول سوسائٹی کے نمائندوں سمیت مختلف شعبہ

سموکرز کہانیاں

مرنے پہ ہی چھوٹے گی!

”سگریٹ نوشی میری زندگی کا حصہ بن چکی ہے، ابھی تو اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ زندگی کے ساتھ ہی شاید یہ چھوٹے۔“ یہ الفاظ اسلام آباد کے رہائشی 63 سالہ بشیر کے ہیں جنہوں نے چار دہائیاں قبل پہلا سگریٹ روزگار کے سلسلے میں سعودی عرب جانے کے بعد وہاں پیدا اور آج تک پیے جا رہے ہیں۔ ”میں نے سگریٹ کا پہلا کش 1981 میں لگایا۔ ہم پاکستان میں پان کھاتے تھے، سعودیہ میں پان نہیں ملتا تھا تو سگریٹ پینا شروع کر دیا۔ بس وہیں سے یہ عادت پڑ گئی۔“

بشیر کا کہنا ہے کہ سعودی عرب میں انہیں سگریٹ کی پوری ڈبی بآسانی مل جاتی تھی اور وہ روزانہ ایک ڈبی سگریٹ پی جاتے تھے۔ 1986 میں پاکستان واپسی کے بعد انہوں نے پان کی بجائے سگریٹ کا استعمال جاری رکھا۔ ”میں پاکستان لوٹا تو پان کا شوق ختم ہو چکا تھا، پھر بس سگریٹ ہی پینے لگا۔“ ابھی وہ سیوریٹی گارڈ ہیں اور معاشی حالات کے سبب مہنگے برانڈ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ”ایک

ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔

”مجھے سگریٹ نوشی سے صحت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لیے اسے چھوڑنے کا کبھی ارادہ ہی نہیں کیا۔“ یہ بات کرک کے رہائشی 37 سالہ کاشف نے اسلام آباد میں آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) کو بتائی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں سگریٹ کا پہلا کش لگانے کا تجربہ سن 2000 میں دوستوں کی محفل میں ہوا مگر انہوں نے سگریٹ نوشی سن 2011 میں شروع کی۔ کاشف کہتے ہیں کہ ابتدا میں وہ باقاعدگی سے سگریٹ نوشی نہیں کرتے تھے۔ تین سال تک تو چار پانچ دن بعد ایک آدھ سگریٹ پی لیتے تھے مگر سن 2014 اور 2015 سے ان کی سگریٹ کے استعمال میں اضافہ ہوا۔ ”دس گیارہ سال سے روزانہ دس بارہ سگریٹ پیتا ہوں۔“ سگریٹ نوشی کے مضر صحت اثرات کے حوالے سے کاشف کسی پریشانی کا شکار نہیں ہیں۔ وہ خود کو بالکل صحت مند قرار دیتے ہیں اور اس کے لیے باقاعدہ طبی معائنے کا بھی حوالہ

پہلے ہی دن 20 سگریٹ!

”میں نے شوق اور فیشن کے لیے سگریٹ نوشی شروع کی اور پہلے ہی دن 20 سگریٹ پی لیے۔“ یہ الفاظ 44 سالہ عماد کے ہیں جنہوں نے سگریٹ نوشی کا آغاز 1997 میں لوگوں کی دیکھا دیکھی کیا اور اسی دن پوری ڈبی خرید کر پی لی۔ تب سے ایک آدھ ڈبی پیے جا رہے ہیں۔ ”جج کے دوران نہیں پیا، اس کے علاوہ مسلسل پیتا رہا ہوں۔“

عماد کے مطابق انہوں نے سگریٹ نوشی کسی دباؤ یا مجبوری کے تحت نہیں بلکہ شوق اور فیشن کے طور پر شروع کی تھی، اور آج بھی اسی وجہ سے پیتے ہیں۔ ”یہ شوق ہے جو عادت بن گئی ہے، مستی سمجھ لیں۔“ وہ تمباکو نوشی کے مضر صحت اثرات کے بارے میں جانتے ہیں مگر اپنی صحت کے حوالے سے مطمئن ہیں۔

ایک بار سگریٹ نوشی چھوڑنے کی کوشش کی مگر۔۔۔

”میں نے کئی بار سگریٹ نوشی چھوڑنے کی کوشش کی، تین چار مہینے تک ایک بھی نہیں پیا مگر دوستوں کے ساتھ پھر پینے لگ گیا۔“ 38 سالہ دانش علی کی کہانی ہے جنہوں نے اسلام آباد میں آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) کو بتایا کہ انہوں نے فیشن کے طور پر سگریٹ نوشی کا آغاز سن 2004 میں کیا اور پھر یہ ان کی عادت ہی بن گئی۔ ”اس وقت فیشن سمجھ کر ایک کش لگایا، پھر کبھی بھار پینے لگا اور اب دن میں آٹھ دس سگریٹ پی لیتا ہوں۔“

ان کا کہنا ہے کہ وہ سگریٹ نوشی کے مضر صحت اثرات سے بخوبی آگاہ ہیں مگر وہ مطمئن ہیں کہ انہیں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ”الحمد للہ مجھے کوئی مسئلہ یا بیماری نہیں ہے۔“

ڈیڑھ ڈبی پینا ہوتا ہے۔ جو بھی مل جائے پی لیتا ہوں۔“ حیران کن بات یہ ہے کہ اتنے لمبے عرصے تک سگریٹ نوشی کرنے کے باوجود بشیر کا دعویٰ ہے کہ انہیں اس سے صحت کی کوئی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ ”الحمد للہ، مجھے صحت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، نہ سانس کی تکلیف ہے اور نہ سینے میں درد جیسے مسائل درپیش ہیں۔“ بشیر نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور نہ وہ ایسا کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ سگریٹ نوشی ان کی زندگی کا حصہ بن چکی ہے اور وہ اب مرنے دم تک سگریٹ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ ”یہ عادت اب ساتھ ہی رہے گی۔ جب زندگی ختم ہوگی تو سگریٹ نوشی بھی ختم ہو جائے گی۔“

بشیر کو سگریٹ نوشی ترک کرنے کے جدید طریقوں یا کم نقصان دہ متبادل مصنوعات کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں اور نہ ہی وہ اس کے حوالے سے جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک سگریٹ نوشی کرنا ان کا ذاتی فیصلہ ہے اور وہ اسے ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

دیتے ہیں۔ ”میں سرکاری ملازم ہوں۔ محکمے کی طرف سے سال میں ایک بار مکمل چیک اپ ہوتا ہے۔ ابھی تین ماہ پہلے چیک اپ ہوا ہے۔ الحمد للہ بالکل فٹ ہوں۔“ انہوں نے کبھی سگریٹ نوشی ترک کرنے کی سنجیدہ کوشش نہیں کی اور نہ ہی انہیں اس حوالے سے کسی مدد یا رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ”میں نے اپنی اس عادت پر قابو پانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ابھی تک ارادہ ہی نہیں کیا۔“ کاشف سگریٹ نوشی چھوڑنے کے طریقوں کے بارے میں بھی لاعلم ہیں۔ ”مجھے نہیں معلوم کہ تمباکو نوشی پر قابو پانے کے طریقے کیا ہیں اور سچ یہ ہے کہ مجھے ایسی کسی مدد کی ضرورت بھی نہیں ہے۔“ کاشف کے نزدیک چونکہ انہیں صحت کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے اس لیے سگریٹ نوشی چھوڑنا ان کی ترجیحات میں شامل ہی نہیں ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ جب تک کوئی واضح مسئلہ سامنے نہیں آتا، تب تک وہ اپنی اس عادت کو ترک نہیں کریں گے۔

”میں روزانہ واک کرتا ہوں، الحمد للہ کوئی صحت کا مسئلہ نہیں ہے۔“ عماد سگریٹ نوشی چھوڑنے کے طریقوں سے لاعلم ہیں مگر انہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی کبھی سنجیدہ کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس حوالے سے کسی قسم کی ضرورت محسوس کی ہے۔ ”میں نے اپنی عادت کو ترک کرنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔“ عماد نے سگریٹ نوشی کے حوالے سے ایک ڈاکٹر کا واقعہ بھی سنایا۔ وہ کہتے ہیں ”میں ایک دفعہ ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے گیا، وہ خود سگریٹ پی رہا تھا اور مجھے لیکچر دینے لگا۔ میں اسی وقت اٹھ کر چلا آیا۔“ ان کے نزدیک انہیں سگریٹ نوشی سے کوئی بیماری یا مسئلہ نہیں ہے۔

”جب کوئی مسئلہ ہی نہیں تو سگریٹ چھوڑنے کی ضرورت کیا ہے!“

دانش کہتے ہیں کہ تمباکو نوشی کے نقصانات سے بچنے کے لیے انہوں نے کئی بار اپنی اس عادت پر قابو پانے کا ارادہ کیا، متعدد بار کوششیں بھی کیں اور قوت ارادی سے اپنی کوششوں میں کامیابی بھی حاصل کی مگر یہ کامیابی دیر پا ثابت نہیں ہوئی۔ ”تین چار مہینے تک سگریٹ چھوڑ دی تھی مگر دوستوں کے ساتھ محفل میں پھر پینے لگا اور اس کے بعد چھوڑ نہیں پایا۔“ دانش تمباکو نوشی ترک کرنے کے طریقوں، طبی مراکز اور دو ادویات کا کوئی علم نہیں ہے اور وہ اس سلسلے میں جاننے کے خواہش مند بھی نہیں ہیں۔

”مجھے ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے اور نہ ہی مجھے ان کی ضرورت ہے۔“ ان کے نزدیک سگریٹ نوشی ترک کرنے کا واحد اور مؤثر طریقہ انسان کا مضبوط ارادہ ہے۔ ”میرا ماننا ہے کہ اگر انسان ٹھان لے تو وہ اپنی کوئی بھی عادت بدل سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں بھی صرف ارادے سے سگریٹ نوشی چھوڑنے پر قابو پا سکتا ہوں اور میں اسی طریقے سے ہی کوشش کروں گا۔“

سگریٹ نوشی کے خاتمے کا جامع فریم ورک ناگزیر

پھیلاؤ زیادہ ہے مگر وہاں اس کی روک تھام کی کوششوں میں ہونے والی پیش رفت رک گئی ہے یا ایک پریشان کن حد تک سست روی کا شکار ہے۔ ایک مسئلہ چیزوں کو نظر انداز کرنے کا بھی ہے جیسا کہ ایف سی ٹی سی واضح طور پر اپنی تمہید کے آرٹیکل 1 میں ہارم ریڈکشن سے استفادہ کرنے کی حمایت کرتا ہے مگر اس کے باوجود ٹوبیکو کنٹرول کی کوششوں میں اسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔

ڈبلیو ایچ او اور صحت کے دیگر ادارے تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے ”سگریٹ نوشی چھوڑو یا اس کے نقصانات سے مرنے کے لیے تیار رہو“ کی سخت پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ یہ ہارم ریڈکشن کو بڑے پیمانے پر عدم توثیق کی وجہ سے اور نوجوانوں کے لیے ایک ممکنہ خطرے کے طور پر مسترد کرتے ہیں۔ ان کا یہ رویہ تنگ نظری پر مبنی ہے جس سے آزادانہ طور پر کی جانے والی تحقیقات میں سامنے آنے والے سائنسی شواہد بھی نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ یہ شواہد ہارم ریڈکشن کے تحت متعارف کی جانے والی متبادل مصنوعات کو سگریٹ کے مقابلے میں کیمیائی مادوں سے پاک اور کم نقصان دہ قرار دیتے ہیں۔ ایف سی ٹی سی آرٹیکل 1 میں ہارم ریڈکشن کی توثیق کرتا ہے مگر اس کے باوجود موجودہ حکمت عملی کے تحت اس سے گریز کی پالیسی اپنائی گئی ہے جو ایک کھلا تضاد ہے۔

تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا بوجھ ”کم اور درمیانے درجے کی آمدنی والے ممالک“ میں زیادہ ہے کیوں کہ وہاں صحت کے نظام پر بوجھ زیادہ ہے اور تمباکو نوشی ترک کرنے کی خدمات و سہولیات تک رسائی محدود ہے۔ ان حالات میں ٹی ایچ آراس مسئلے کا ایک عملی، سستا



اور وسعت پذیر حل پیش کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ٹوٹین پاؤچرز اور ازاں داموں دستیاب و بیچ جیسی مصنوعات کو متعارف کرا کر انہیں مقامی ضروریات کے لحاظ سے استعمال میں لایا جائے۔ ان کی مدد سے تمباکو نوشی ترک کرنے کے پروگراموں سے محروم آبادی کو ایک متبادل پروگرام میسر آ سکے گا۔ تمباکو نوشی صحت کے لیے سنگین خطرات کا سبب ہے۔ یہ دل اور پھیپھڑوں سمیت کینسر جیسی جان لیوا بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ تمباکو نوشی سے لاحق ہونے والی بیماریوں میں کینسر، امراض قلب، فالج، ٹائپ ڈیابیطس، جلد کی سوزش، مینائی کی کزوری، پھیپھڑوں کی دائمی بیماری اور ذہنی صحت کے مسائل شامل ہیں۔

عالمی برادری کو زیادہ جامع اور ٹوبیکو کنٹرول کے ایک مؤثر فریم ورک کے ساتھ ایف سی ٹی سی کے اصل وژن کا از سر نو جائزہ لیکر اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔ ٹی ایچ آراس محفوظ متبادل مصنوعات کو ٹوبیکو کنٹرول کی عالمی پالیسی کے بنیادی حصے میں شامل کرنے سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا فائدہ خاص طور پر ان آبادیوں کے لیے زیادہ ہو گا جو تمباکو نوشی ترک کرنے کے موجودہ پروگراموں سے محروم ہیں۔ یہ تبدیلی صرف پالیسی کی اصلاح نہیں بلکہ تمباکو نوشی کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کی اخلاقی اور سٹریٹجک ضرورت بھی ہے۔

ٹوبیکو ہارم ریڈکشن (ٹی ایچ آر) سے مراد تمباکو نوشی کے نقصان میں کمی لانے کا تصور ہے جس کے تحت ایسی حکمت عملیوں اور پالیسیوں کو تشکیل دیا گیا ہے جن کا مقصد تمباکو کے استعمال سے جڑے خطرات کو کم کر کے ان افراد کی مدد کرنا ہے جو ٹوٹین کا استعمال مکمل طور پر ترک کرنے سے قاصر ہیں یا وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ٹی ایچ آر فوری اور مکمل طور پر تمباکو کے استعمال سے پرہیز کی بجائے کم نقصان دہ متبادل مصنوعات کے استعمال کی حمایت کرتا ہے جن میں ویپ یا ای سگریٹ، ہیٹڈ ٹوبیکو پروڈکٹس، ٹوٹین پاؤچرز اور سنوس شامل ہیں۔ یہ متبادل مصنوعات سگریٹ سمیت تمباکو کی دیگر مصنوعات کے مقابلے میں کم خطرے کی حامل ہیں اور ان کے برعکس کیمیائی مادوں کے بغیر صرف ٹوٹین فراہم کرتی ہیں۔

گوکہ عالمی ادارہ صحت کے فریم ورک کنونشن برائے ٹوبیکو کنٹرول (ایف سی ٹی سی) کے تحت تمباکو نوشی کے مکمل خاتمے کے لیے مختلف جگہوں پر تمباکو کے استعمال کی ممانعت، اس کی مصنوعات پر ٹیکس، اشتہارات پر پابندیوں اور سگریٹ کی ڈبوں پر وارننگ شائع کرنے سمیت متعدد اقدامات اٹھائے گئے ہیں جن کی مدد سے کئی ممالک میں تمباکو کے استعمال میں کمی بھی آئی ہے مگر صرف یہ اقدامات اس مسئلے سے مکمل چھکارا حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔

عالمی ادارہ صحت اور ایف سی ٹی سی کی جانب سے انسداد تمباکو نوشی کے لیے جو موجودہ لائحہ عمل تشکیل دیا گیا ہے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکامی سے دوچار ہے۔ ان اہداف کے حصول اور ٹوٹین کے استعمال کے مسئلے سے نمٹنے

کے لیے ٹوبیکو کنٹرول کے تیسرے مگر اہم حصے یعنی ہارم ریڈکشن کو مکمل طور پر اپنانے اور اسے فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

ایف سی ٹی سی 2005 سے نافذ ہے جو تمباکو کے استعمال سے ہونے والی بیماریوں اور اموات سے نمٹنے کے لیے عالمی سطح پر صحت عامہ کے تحفظ کے لیے کی جانی والی کوششوں کی ایک اہم دستاویز ہے۔ اس کا بنیادی مقصد تمباکو کے استعمال سے صحت، سماج اور معاش پر پڑنے والے بوجھ پر قابو پانا ہے۔ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف میں سے ”ہدف 3.4“ بھی اسی مسئلے سے متعلق ہے جس کا مقصد 2030 تک متعدد امراض سے ہونے والی قبل از وقت اموات میں کمی لانا ہے جن میں تمباکو کے استعمال سے ہونے والی اموات بھی شامل ہیں۔

دو دہائیوں پر محیط عالمی کوششوں کے باوجود تمباکو نوشی پر قابو پانے کے اہداف ابھی حاصل نہیں ہوئے۔ دنیا بھر میں ایک ارب دس کروڑ سے زیادہ لوگ تمباکو نوش ہیں اور تمباکو کے استعمال سے ایک سال میں ستر لاکھ سے زیادہ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جن میں سے بیشتر افراد کا تعلق کم اور درمیانے درجے کی آمدنی والے ممالک سے ہیں۔ اگرچہ پابندیاں اور وارننگز بھی اہم ہیں لیکن صرف ان سے تمباکو نوشی کے مسئلے پر قابو پانا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت کئی ایسے ممالک موجود ہیں جہاں تمباکو نوشی کا

مالدیپ میں نوجوانوں کی تمباکو نوشی پر پابندی عائد

مالدیپ: مالدیپ نے 1 جنوری 2007ء سے نوجوانوں کے لیے تمباکو نوشی پر پابندی عائد کر دی ہے اور یوں یہ قومی سطح پر ایک پوری نسل کے لیے تمباکو نوشی پر پابندی عائد کرنے کے لحاظ سے دنیا کا پہلا ملک بن گیا ہے۔

جزائر کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں نوجوان نسل کے لیے تمباکو کا استعمال اور اس کی خرید و فروخت غیر قانونی ہوگی۔ وزارت نے کہا ہے کہ یہ پابندی ”نوجوانوں کو تمباکو کے نقصانات سے بچانے کے لیے حکومت کے مضبوط عزم کی عکاسی کرتی ہے۔“

جزائر کے ٹوبیکو کنٹرول بورڈ کے وائس چیئرمین احمد آفان نے بی بی سی ورلڈ سروس کے نیوز آؤر پروگرام میں بتایا کہ ملک میں گزشتہ برس سے ویپنگ پر پابندی عائد ہے جو پوری ایک نسل کو تمباکو نوشی سے پاک بنانے کی سمت میں ایک مثبت قدم ہے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ یہ نئی پابندی ”تمباکو کی مصنوعات کی تمام اقسام پر لاگو ہوگی۔ قانون کے تحت فروخت کنندگان کے لیے یہ مصنوعات بیچنے سے قبل خریدار سے اس کی عمر کی تصدیق کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔“ وزارت صحت کے مطابق مالدیپ کا یہ فیصلہ عالمی ادارہ صحت کے فریم ورک کنونشن برائے ٹوبیکو کنٹرول کے عین مطابق ہے۔ یہ کنونشن عالمی سطح پر تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے رہنما ہدایات فراہم کرتا ہے۔

آفان نے کہا کہ ملک میں ویپنگ پر کڑی ڈاؤن اس سلسلے میں پہلا اور ایک اہم قدم تھا کیونکہ ”بینی پُرکشش مصنوعات تمباکو کی صنعت کی طرف سے ایک حکمت عملی کے تحت نوجوان نسل کو ان کی طرف مائل کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی ہیں جو یقینی طور پر ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔“

مالدیپ نے گزشتہ برس ہر عمر کے لوگوں کے لیے ای سیگریٹ اور ویپنگ مصنوعات کی درآمد، فروخت،

crex315418j0/articles/news/www.bbc.com/https

ای سیگریٹ کے استعمال اور فروخت کو ریگولیٹ کرنے کا بل سینیٹ میں پیش

ان مصنوعات کی پیکیجنگ اور لیبلنگ کے حوالے سے بل میں تجویز کیا گیا ہے کہ ”پیکیجنگ ایسی ہونی چاہیے جسے کھولا جاسکے اور نہ بچے ان مصنوعات کو چوری چھپے استعمال کر سکیں۔“ اس کے علاوہ نابالغ اور کم عمر افراد کے لیے انہیں جاذب نظر یا پُرکشش بنانے کے لیے ان کی پیکیجنگ میں کارٹون یا مزاحیہ کردار اور کھلونوں جیسے کسی عنصر کو بھی شامل نہیں ہونا چاہیے۔ ان مصنوعات کے معیار کے حوالے سے بل میں کہا گیا ہے کہ ان میں سے کسی بھی پروڈکٹ میں ٹوٹین کی مقدار 40 ملی گرام سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ مقدار پاکستان سٹینڈرڈز اینڈ ٹیکنالوجی اتھارٹی کی جانب سے مقرر کیا گیا ہے۔

ان مصنوعات کے اشتہارات پر پابندی عائد کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے تاہم ان کی آن لائن فروخت اور تقسیم کی اجازت دی گئی ہے۔ بل کے مطابق یہ مصنوعات صرف اٹھارہ برس سے زائد عمر کے افراد کو بیچی جاسکتی ہیں۔ اس سے کم عمر افراد کو ان کی فروخت پر پابندی کی تجویز دی گئی ہے۔

اس بل میں عوامی مقامات اور پبلک ٹرانسپورٹ میں ان مصنوعات کے استعمال جبکہ نابالغ افراد کو ان کی فروخت اور تعلیمی اداروں کے قریب ان کی تقسیم پر پابندی کی سفارش کی گئی ہے۔ مختلف دفعات کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرنے کی بھی تجویز دی گئی ہے۔

اسلام آباد: سینیٹ میں ایک بل متعارف کرایا گیا ہے جس میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں الیکٹرونک ٹوٹین ڈیلیوری سسٹمز (ٹوٹین حاصل کرنے کے جدید طریقے) کو ریگولیٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہیں عام طور پر ای سیگریٹ بھی کہا جاتا ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر سرد علی کی جانب سے پیش کیے جانے والے اس بل میں عوامی جگہوں اور گاڑیوں میں ای سیگریٹ کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کی تجویز دی گئی ہے اور اس کی فروخت کے لیے قواعد و ضوابط بنانے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ بل میں نابالغ افراد کو ای سیگریٹ کی فروخت سمیت موجودہ ضوابط کے خلاف اشتہارات پر بھی پابندی لگانے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بل میں تعلیمی اداروں کے قریب ای سیگریٹ کی فروخت پر بھی پابندی تجویز کی گئی ہے۔

بل میں ٹوٹین حاصل کرنے کی جدید مصنوعات کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ ”بیٹری کے ساتھ یا اس کے بغیر چلنے والا کوئی بھی پروڈکٹ جس کی مدد سے ٹوٹین، بھاپ، یا دوسرے مادے حاصل کیے جاسکیں، وہ ٹوٹین حاصل کرنے کی جدید مصنوعات کا حصہ ہے۔ ان مصنوعات میں ای سیگریٹ، ویپ، ویپ پین، ای شیشہ، شیشہ کی ڈیوائسز، پوڈز، کارٹریج، ای لیکویڈز و دیگر شامل ہیں۔“

آلٹرنیٹو ریسرچ اینڈ پالیسی پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کا قیام 2018 میں عمل میں آیا۔

گلوبل ایکشن ٹو ایڈ سوکنگ کے تعاون سے آلٹرنیٹو ریسرچ اینڈ پالیسی نے 2019 میں تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس کے جدیدیل کو فروغ دینے کے لیے پاکستان لائسنس فائونڈیشن ٹو ایڈ سوکنگ قائم کیا۔

To know more about us, please visit: www.aripk.com and www.panthr.org

Follow us on www.facebook.com/ari.panthr/ | https://twitter.com/ARI_PANTHR | <https://instagram.com/ari.panthr>

Islamabad, Pakistan Email: info@aripk.com